CHAPTER 54

URDU

Doctoral Theses

01. ABDUL RAZZAQUE
Tehreek-e-Aazadi Mein Urdu Hindi Akhbarat ki Khidmaat.
Supervisor: Prof. Mithun Kumar
Th 29280

Abstract

غیر ادبی اصناف میں صحافت سب سے اہم ہے۔ اس کا سیاست سے گہرا تعلق ہے۔ صحافت در اصل واقعہ نگاری سے عبارت ہے۔ واقعات جس طرح پیش آتے ہیں، صحافت ان کو اپنی گرفت میں لے کر اور ان سے مطالب اخذ کر کے عوام کے سامنے رکھتی ہے۔ گویا صحافت کا عوام سے سیدھا رابطہ قائم ہوتا ہے۔ اس طرح عوام نہ صرف حالات سے باخبر ہوتے ہیں بلکہ ان کی ذہنی تربیت بھی ہوتی ہے۔ ادب اور صحافت میں فرق کی ایک جہت تو یہ ہے کہ صحافت کا تعلق عوام سے ہوتا ہے جبکہ ادب چند مخصوص اور باذوق حضرات کے لیے ہے۔ دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ ادب حالات ، واقعات یا حادثات کا من و عن بیان نہیں ہوتا بلکہ مکیفہ ،مخیلہ ومحسوسہ ہوتا ہے۔ یہی مکیفہ ،مخیلہ ومحسوسہ بیان جہاں ایک طرف لوگوں میں بصیرت پیدا کرنے کا باعث بنا ہے وہیں انبساط ومسرت کا سامان بھی بہم پہنچاتا ہے۔ اس طرح ادب و صحافت کے مابین امتیاز اس نقطہ نظر سے بھی ہے کہ صحافت جہاں قاری کو معلومات فراہم کرتی ہے، وہاں ادب قاری میں بصیرت کے ساتھ مسرت بھی بہم پہنچاتا ہے۔ صحافت ہمیشہ کسی نہ کسی مقصد کی پابند ہوتی ہے، کیونکہ اسے عوام کی رہنمائی کرنی ہوتی ہے۔ اسی لیے اس کی زبان وہ نہیں ہو سکتی جو ادب کی زبان ہوتی ہے۔ صحافت کی زبان عوامی ہوتی ہے۔ عام فہم اور سریع الاثر ۔ اگر اسے مشکل اور ادق اسلوب کا جامہ پہنا دیا جائے تو صحافت جو پیغام دینا چاہتی ہے ، اس کا دائرہ محدود ہو جائے گا۔ اور عوام تک اس کی رسائی نہیں ہو سکے گی۔

Contents

1. Pesh-e-lafz 2. Urdu sahafat ki tareekh aur tafheem 3. Unniswin sadi mein Urdu-Hindi sahafat 4. Tehreek-e-azadi mein urdu akhbaron ki khidmat 5. Tehreek-e-azadi mein hindi akhbaron ki khidmat 6. Urdu-Hindi akhbarat ka taqabuli mutala. Ma-hasil aur Kitabiyat.

02. FIROZ ALAM
Intezar Husain ki Ghair Afsanwi Nasr ka Mutala.
Supervisor: Dr. Hriday Bhanu Pratap
Th 29282

Abstract

اردو ادب کے عظیم افسانہ نگار اور داستان گو، انتظار حسین کی زندگی اور ان کے فن کا پس منظر اتنا ہی دلچسپ ہے جتنا ان کے افسانے۔ ذیل میں ان کی سوانح اور خاندانی احوال کا جامع خلاصہ پیش ہے: انتظار حسین 31 دسمبر 1925ء اتر پردیش (بھارت) کے ضلع بلند شہر کے ایک قصبے ڈبائی میں پیدا ہوئے انتظار حسین ایک علمی اور مذہبی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد منظر علی ایک صوفی منش، کتاب دوست اور مذہبی انسان تھے، جبکہ ان کا ننھیال اودھ کے نوابین سے تعلق رکھتا تھا۔ ان کی تربیت میں ان کی نانی اماں کا کلیدی کردار رہا، جنہیں وہ اپنی پہلی "معلمہ" قرار دیتے تھے۔ نانی کی سنائی ہوئی لوک کہانیوں اور گھر میں موجود `الف لیلہ` نے ان کے تخیل کی آبیاری کی اور انہیں مستقبل کا بڑا افسانہ نگار بنا دیا۔ ڈبائی: تہذیبی ہم آہنگی کا مرکز ڈبائی محض ایک جائے پیدائش نہیں بلکہ انتظار حسین کے لیے ایک مکمل تہذیبی استعارہ تھا۔ ان کا گھر ہندو محلے کے آخر میں واقع تھا، جہاں ایک طرف مسجد تھی تو دوسری طرف مندر۔ وہ مندر اور مسجد کے درمیان کی چھتوں پر پتنگیں اڑاتے ہوئے بڑے ہوئے، اسی لیے ہولی اور دیوالی انہیں اپنے ہی تہوار لگتے تھے۔ یہیں سے ان کے اندر وہ "مشترکہ تہذیب" پروان چڑھی جو ان کی تحریروں کا خاصہ بنی۔ ہجرت اور آخری ایام تقسیمِ ہند کے بعد انہیں بوجھل دل کے ساتھ ڈبائی چھوڑ کر پاکستان ہجرت کرنی پڑی۔ اس ہجرت نے ان کے فن کو "یادِ

ماضی" اور "کھوئی ہوئی بستی" جیسے استعاروں سے مالامال کر دیا۔ اپنی خود نوشت "جستجو کیا ہے" میں انہوں نے اپنے بچپن اور قیامِ پاکستان کے ابتدائی برسوں کو قلمبند کیا۔

Contents

1. Pesh-e-lafz 2. Sawaneh-o-shakhsiyat 3. Khudnavisht sawaneh hayat 4. Safar nama-o-tanqeed 5. Drama-o-khutoot nigari 6. Adbi kalam. Ma-hasil Aur Kitabiyat.

03. MOHD ASID
Tazkira-e-Shora-e-Jammu-o-Kashmir (Ibtida ta Haal).
Supervisor: Prof. Jafar Ahrari
Th 29285

Abstract

جموں وکشمیر کو جنت ارضی کہا جاتاہے جو اپنی خوبصورتی اور کشش کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔یہاں کے پہاڑ،آبشار،جھیلیں، سر سبز باغات،زعفران کے کھیت،برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں،پھولوں سے لدے ہوئے باغات،اس کی خوبصورتی کے ضامن ہیں۔جس طرح یہ سر زمین فطرتی مناظر کی وجہ سے دلکش لگتی ہے اور دنیا بھرمیں اس کی خوبصورتی کے چرچے عام ہیں، وہی مقام اسے ادبی دنیا میں بھی حاصل ہے۔بہت سارے محققین،ناقدین، ناول نگار،افسانہ نگار،ڈرامہ نویس،انشائیہ نگار،خاکہ نگار،سوانح نگار،ادباء و شعراء کا تعلق اسی سر زمین سے ہے۔جنہوں نے اپنی تخلیقات کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ ادبی صورت میں چھوڑا ہے۔ عام طور پر ادب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔نثری ادب اور شعری ادب۔جموں و کشمیر میں جس طرح نثری ادب کی روایت مستحکم ہے اس سے کئی گنا زیادہ شعری روایت کی مضبوطی دیکھنے کو ملتی ہے۔شاعری میں مختلف اصنافِ سخن موجودہیں۔جن میں مثنوی،قصیدہ،مرثیہ،رباعی،نظم،غزل ہائیکو،وغیرہ قابل ذکر ہیں۔جموں و کشمیر میں اردو شاعری کی ایک سنہری روایت دیکھنے کو ملتی ہے۔جس کی ابتداء میرکمال الدین حسین اندرابی رسوا ؔکے ہاتھوں ہوئی ان کو متعدد محققین نے جموں وکشمیر کا پہلا شاعر تسلیم کیا ہے۔رسوا ؔنے اردو زبان میں غزل کہی جو ریختہ کی شکل میں موجود ہے۔رسوا کے بعد ملا محسن فانی، خواجہ محمّد مومن جبل غازی، عبد الغنی بیگ قبول، محمود گامی وغیرہ ایسے شعراء ہیں جو بنیادی طور پر فارسی کے شاعر تھے،لیکن اردو زبان میں بھی ان شعراء نے طبع آزمائی کی ہے۔ غلام محی الدین نے مثنوی جیسی صنف سخن کو یہاں متعارف کروایا اور گلزار فقیرلکھ کر یہاں کی شعری روایت کو آگے بڑھانے کا کام کیا

Contents

1. Pesh-e-lafz 2. Jammu-o-Kasmir mein urdu shorai ibtedai ta 1936 3. Jammu-o-Kashmir aur shorai 1936 ta 1960 4. Jammu-o-Kashmir mein urdu shorai 1960 ta 1980 5. Jammu-o-Kashmir mein urdu shorai 1980 ta haal. Hasil-e-mutala Aur Kitabiyat.

04. MOHD IMRAN
Kalaam-e-Iqbal ka Aroozi Mutalea: Ba-Hawala Urdu.
Supervisor: Prof. Imteyaz Ahmad
Th 29286

Abstract

یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے جس میں اقبال کی سوانح کے ساتھ ساتھ، اقبال کی قافیہ پیمائی، کلام اقبال میں زحافات اور اقبال کے کلام میں بحور و اوزان کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ *باب اول:مطالعہ اقبال:شخصیت و سوانح *باب دوم:مطالعہ کلامِ اقبال با اعتبار علمِ قافیہ *باب سوم: کلام ِ اقبال میں بُحور و اَوزان کا مطالعہ *باب چہارم: کلام ِاقبال میں زحافات کا جائزہ *حاصل مطالعہ *کتابیات پہلے باب میں اقبال کی سوانح و شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اقبال کی حالات زندگی پر نظر ڈالنا اس لئے بھی اہم ہے کیونکہ اس سے پرورش و پرداخت کے وہ تمام پہلو نظر میں آتے ہیں جس سے اقبال کی ادبی شخصیت متشکل ہوتی ہے۔ اسی لئے کوشش کی گئی ہے کہ مکمل زندگی کو ضبط تحریر میں لایا جایا۔ ابتدا میں تاریخ پیدائش کے متعلق اختلافات، ان کے خاندانی پس منظر، اور ان کی زندگی کے کوائف کا ذکر ہے۔ جس سے اقبال کی شخصیت کی تکمیل ہونے والے بنیادی عوامل نظر آتے ہیں۔ اقبال کی پیدائش کے حوالے سے جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں اور کس تاریخ کو معتبر مانا گیا ہے اور اس کو حتمی اور معتبر ماننے کی کیا وجوہات ہیں ان سب کو بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی والدین کے مزاج اور گھر کے ماحول جس نے فکر اقبال کی تشکیل کی ہے اس کا ذکر ہے۔

باب دوم اقبال کی قافیہ دانی سے متعلق ہے۔کیونکہ کہ شاعری میں جہاں نغمگی اور موسیقیت کے لیے وزن اور بحر کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح شعر کے حسن میں مزید اضافہ قافیہ پیمائی سے ہوتا ہے۔ جس طرح حسن کو آرائش سے تعلق ہوتا ہے ٹھیک قافیے کو بھی شعر کے ساتھ وہی علاقہ ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس باب کا تعین کیا گیا ہے کہ دیکھتے ہیں کہ اقبال نے قافیہ پیمائی کس نہج پر کی ہے۔اور ان اصولوں پر کاربند رہیں ہیں کہ نہیں جو علماء قوافی نے مرتب کیے ہیں۔ باب سوم میں،میں نے کلام اقبال کا بحور و اوزان کے حوالے سے مطالعہ کیا ہے۔ کیوں کہ جہاں ہم اقبال کی شاعری کو فلسفہ و حکمت کے میدان میں پیش پیش دیکھتے ہیں، وہیں کلام اقبال کو عروضی نقطہ نظر سے جو خصوصی امتیاز حاصل ہے اسی خصوصی امتیاز کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے اس باب کا تعین کیا گیا ہے۔ جس میں اقبال کے اردو کلام کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔اس باب میں یہ بھی دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اقبال نے کون کون سی بحریں استعمال کی ہیں اور ان بحروں کی مجموعی تعداد کیا ہے۔ ساتھ ہی ہر بحرکے تحت کتنے اوزان کا اقبال نے استعمال کیا ہے۔ جن کے سبب ہمیں ہر بحر کے تحت اوزان کا پتہ چلتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کل کتنے اوزان، کلام ِ اقبال میں موجود ہیں۔ باب چہارم میں کلام اقبال کے زحافات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔اقبال زحافات کے سلسلے میں بہت محتاط نظر آتے ہیں۔اس باب میں پہلے یہ بیان کیا گیا ہے کہ زحاف کیا ہے کس طرح کے عمل کو زحاف کہتے ہیں، زحاف والی شکل کو کیا کہتے ہیں۔ زحاف کے اصول کیا ہیں اور زحاف کی کتنی شکلیں ہیں اوروہ کس کس رکن میں آتے ہیں، ان کے نام کیا کیا ہیں۔کہاں کہاں زحاف واقع ہوتے ہیں۔ زحاف کے واقع ہونے سے کیا فائدے ہوتے ہیں اور اس بات کا بھی ذکر ہے کہ زحاف کی مجموعی تعداد کتنی ہے۔ عربی میں زحاف کتنے ہیں،فارسی کے کتنے ہیں۔ کون کہاں استعمال ہوتے ہیں اور کون سے کہاں استعمال نہیں ہوتے۔ عربی کے ساتھ کون سے زحافات مخصوص ہیں۔فارسی کے زحافات کیا کیا ہیں اور ان سب کے ساتھ ساتھ اردو میں کون کون سے زحافات مستعمل ہیں۔

Contents

1. Pesh-e-lafz 2. Mutala-e-Iqbal: shakhsiyat-o-sawaneh 3. Mutala-e-kalam-e-Iqbal ba aitbar-e-ilm-e-qafia 4. Kalam-e-Iqbal mein bahor-o-auzan ka mutala 5. Kalam-e-Iqbal mein zahafaat ka jaiza. Hasil-e-mutala Aur Kitabiyat.

05. RIAZ AHMED
Urdu Novel ka Naya Manzar Nama (1980 se 2020).
Supervisor: Dr. Mujeeb Ahmad Khan
Th 29421

Abstract

اردو ناول نگاری کے نئے منظر نامے پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تب اس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ اس صنف کو عروج کی منزلیں طے کرانے میں برصغیر کے ناول نگاروں کا اہم کردار رہا ہے ،یہی وجہ ہے کہ یہ صنف آج بھی پھل پھول رہی ہے۔اردو کی تمام نثری اصناف میں ناول ہی ایک ایسی صنف سخن ہے جو انسانی زندگی کے سارے رموز ونکات اور اس کے بدلتے منظر ناموں کو حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ وہ منظر نامہ خواہ کسی ملک کا ہو یا قوم کا ، وہ سیاسی ہو یا سماجی ، مذہبی ہو یا اخلاقی جنس ہو یا رومانی، تہذیبی ہو یا معاشرتی زندگی سے وابستہ ہو، ان تمام منظر ناموں کو ناول کی ہئیت میں سمویا جاسکتا ہے ۔ناول کے یہ تمام منظر نامے وقت اور حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں اور ناول ان بدلتے منظر ناموں کو مختلف طرح سے پیش کرتا رہتا ہے۔ ابتدائی عہد میں ناول کا منظر نامہ بالکل مختلف تھا ۔ اس وقت ناول کا مقصد صرف اور صرف معاشرے کی اصلاح ہوا کرتا تھا اسی غرض سے ناول لکھے جاتے تھے لیکن پھر رفتہ رفتہ وقت بدلنے لگااور نت نئے حالات واقعات سامنے آنے لگے ۔پھر ان حالات و واقعات کو اپنے اپنے دور کے ادیبوں نے اپنی تخلیقات میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اگر ۱۹۸۰ء کے بعد کے ادب کی بات کی جائے تو اس دور میں جو ادب سامنے آیااس میں نئے ثقافتی حالات کے مطابق شعر و ادب کی دوسری اصناف کی طرح ناول کے منظر نامہ میں بھی واضح تبدیلیاں دیکھنے کو ملیں ۔

Contents

1. Pesh-e-lafz 2. Azadi ke baad urdu novel ki samaji-o-saqafati soorat-e-haal 3. Urdu novel 1947 se 1980 tak ka jaiza 4. Urdu novel ka naya manzar nama (1980 se 2020) 5. 1980 ke baad ke numanindah novel nigar aur un ke numaindah novel. Hasil-e-mutala aur Kitabiyat.

06. TANVIR AHMED
Shams-ur-Rehman Farooqi Bahaiziyat Naqqad.
Supervisor: Prof. Mushtaq Alam Qadri
Th 29288

Abstract

شمس الرحمن فاروقی اردو ادب کی تاریخ میں ایک ایسی عبقری شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں،جنہوں نے شاعری،فکشن،صحافت،ترجمے اور تحقیق و تنقید کے میدان میں غیر معمولی کارنامے انجام دیے ہیں۔شاعری میں انھوں نے بیک وقت کئی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے اور دوسری زبانوں سے نظموں کے ترجمے بھی کیے ہیں۔غزل اور نظم کے ساتھ ساتھ فاروقی نے اردو رباعی پر بھی خاصی توجہ مرکوز کی ہے اور ایک طرح سے رباعی کی آبرو میں اضافہ کیا ہے۔فکشن میں فاروقی نے افسانہ نگاری کے ساتھ ساتھ کئی چاند تھے سر آسمان جیسا بہترین ناول قلم بند کیاہے۔تحقیق و تنقید،شاعری،فکشن اور ترجمہ کے ساتھ ساتھ ادبی صحافت کی دنیا میں بھی شمس الرحمٰن فاروقی کی انفرادیت و عظمت سے انکار ممکن نہیں ہے۔اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی ادبی شخصیت کے ان گنت پہلو ہیں اور ہر پہلو اپنے آپ میں منفرد ہے،لیکن ان کی پہلی اور بڑی پہچان بطور نقاد ہے۔ اردو تنقید میں وہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں بحیثیت نقاد فاروقی نے ایسا وقار اور اعتبار قائم کیا ہے جس کی نظیر ملنا ناممکن نہ سہی لیکن مشکل ضرور ہے۔فاروقی کی فکری عظمت ان کی ہمہ گیریت میں مضمر ہے نیزان کی ادبی خدمات کا اہم پہلو ان کی تنقیدی بصیرت ہے۔وہ اردو کے ان چند ناقدین میں شامل ہیں جنہوں نے جدید تنقیدی نظریات کو اردو ادب میں متعارف کرایا اور انہیں اردو ادب کے کلاسیکی متن پر منطبق کرنے کے بجائے ایک تخلیقی و تنقیدی اصول کے طور پر برتا۔ان کی تصانیف،مضامین اور علمی مباحث اردو تحقیق وتنقید کے معیار کو بلند سطح پر لے جاتے ہیں۔

Contents

1. Pesh-e-lafz, Sawaneh Khakah 2. Halat-e-zindagi aur adbi khidmat: ek taroof 3. Farooqi ke tanqeedi nazariyat-o-afkar aur usool-o-tariqkar 4. Farooqi aur shairi ki tanqeed 5. Farooqi aur fiction ki tanqeed 6. Farooqi ke numaindah muasireen. Ma-hasil aur Kitabiyat.

07. WASIQUR RAHMAN
Ikkisween Sadi Mein Urdu ki Adabi Sahafat ka Badalta Manzarnama.
Supervisor: Dr. Mohammad Alam (Alam Shams)
Th 29289

Abstract

ادبی صحافت اردو ادب کی وہ معتبر اور مؤثرروایت ہے جس نے نہ صرف ادب کی تخلیق، تنقید اور ترویج میں بنیادی کردار ادا کیا ہےبلکہ سماج کے فکری ا ور تہذیبی شعور کی تشکیل بھی کی ہے۔ بیسویں صدی تک ادبی رسائل وجرائد، اخبارات اور ہفت روزہ و ماہنامہ کی اشاعت ادبی صحافت کا مرکزی ذریعہ تھی، لیکن اکیسویں صدی میں ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل میڈیا اور سماجی تبدیلیوں نے ادبی صحافت کے منظرنامے کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ اکیسویں صدی میں ادبی صحافت ایک ایسے دور میں داخل ہو چکی ہے جہاں سماجی، تہذیبی اور تکنیکی تبدیلیوں نے اس کی ہیئت، اسلوب اور مقاصد میں واضح تبدیلی پیدا کی ہے ۔ ادبی صحافت کی بنیاد انیسویں صدی میں رکھی گئی تھی جب رسائل و جرائد نے ادبی تخلیقات کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرنا شروع کیاتھا۔ پھر بعد کے زمانے میں مخزن، زمانہ، نگار، ادبِ لطیف، ساقی اور بعد ازاں شب خون، فنون جیسے رسائل نے ادبی ذوق کی آبیاری کی۔ بیسویں صدی کے اختتام تک ادبی صحافت ایک مستحکم روایت کی صورت اختیار کر چکی تھی، مگر اکیسویں صدی میں حالات، ذرائع اور قارئین کی نفسیات میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔اکیسویں صدی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے ادبی صحافت کو نئی جہتیں عطا کیں۔ جہاں ایک طرف پرنٹ میڈیا کی اشاعت میں کمی آئی، وہیں دوسری طرف آن لائن رسائل، ای پیپر، بلاگز، پوڈکاسٹ اور یوٹیوب چینلز نے ادبی صحافت کو عالمی سطح پر متعارف کرایاہے۔

Contents

1. Pesh-e-lafz 2. Adbi sahafat ek mutala 3. Ikkiswin sadi mein urdu ki adbi sahafat ka jaiza 4. Adbi sahafat aur Electronic Media 5. Adbi sahafat aur New Media 6. Ikkiswin sadi mein adbi sahafat ki manviyat, maqasad aur dairakar 7. Ikkiswin sadi mein urdu ki adbi sahafat ke masail-o-challenges. Hasil-e-mutala aur Kitabiyat.